ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

سر الشہادتین

قد طبع فی المطبع اللکنوی المعزی الی المنشی نولکشور

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

جان تو کہ وہ کمالات اور خوبیاں جو جدا جدا

الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام میں

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي آدم وداود

بالکل اکٹھی ہو گئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف۲ جیسے آدم اور داود ف۳

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف۴ جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف۵ اور حضرت میں حسن تھا ف۶ جیسا یوسف علیہ السلام میں ف

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت میں خلت تھی ف۷ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف۸ اور حضرت کو

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا سے کلام ہوا ف۹ جیسے موسی علیہ السلام سے ف۱۰ اور حضرت عابد تھے

ف۲ حضرت داود علیہ السلام کے حق میں حق تعالی فرماتا ہے یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ف۳ یعنی ریاست عام اور حکومت تام ف۴ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا قرآن شریف میں حق جل شانہ نے نقل فرمائی رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی

ف خلافت کے معنی نیابت خدا کی احکام شرعی کی ...

كما اعطى يونس عليه السلام واعطى الشكر كما اعطى

يونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من انواع

نوح علیہ السلام ف لیکن اسے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف اور نوع ولایت ہر قسم کے اور سب طرح کی محبوبیت اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الاتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری ف اور کافروں سے

مع اعداء الله تعالى الى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف سوائے اسکے اور کمالات جیسے علم ف

الوسيع والعرفان الاتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحسا

بیشمار اور سب سے بڑا عرفان ف اور مقدمے فیصل کرنا ف اور فتوی دینا ف اور اجتہاد ف اور

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف اور قرأت وغیرہ ف لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنی شہادت اور اسکی ذات میں اسکے حاصل نہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم انه لو استشهد في الحرب لادى ذلك الى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا ف اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہان ف اور چپکے شہید ہوجاتے جیسے حضرت کے بعضے خلیفہ شہید ہوئے ف تو اسکی شہادت

Marfat.com

ام شهادته بل ولا تمت الشهادة لان تمام الشهادة ان

مشہور نہوتی بلکہ پوری شہادت بھی نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہے کہ

يقتل الرجل في الغربة والكربة وان يعقر جواده ويلقى

آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت مین اور اوسکے گھوڑے کی کونچین کاٹی جاوین اور

جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من اعزة

اوسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اوسکے گرداگرد بہت لوگ باعزت

اصحابه واقاربه وان ينهب ماله وان تؤسر نسائه

یارون اور قرابتیون سے مارے جاوین اور مال اوسکا لوٹا جاوے اور اوسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وايتامه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله

قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف خدا ہی کے واسطے ہون ف سو حکمت الہی اور اوسکی کارسازی نے چاہا

تعالى ان يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته

کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد آپ کی وفات کے

وانقضاء ايام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية

وبعد گذرنے ایام خلافت کے کرونیا اور مظلومی اوسکے مناسب نہین

برجال من اهل بيته بل باقرب اقاربه واعز اولاده ومن

بواسطے بعضے مردون اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اون لوگون کے جو بہت ہی قریب حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز ہو آپکی اولاد مین

يكون في حكم ابنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج

اور جو کہ بمنزلہ آپکے بیٹون کے ہو تاکہ ملجاوے اونکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہوا

كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء

اونکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الہی بعد گذرنے

ايام الخلافة الى هذا الالحاق فاستنابت الحسنين

دنون خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین

Marfat.com

عليهما السلام منابَ جدّهما عليه افضل الصلوات و

علیہما السلام کو نانا کے مقام پر اونپر برتر درود اور

التحيات وجعلتهما مرآتين لمد حظته وخدين لجماله

رحمت اور دونوں کو دو آئینے بنائے پر تو کمال محمدی کا ف۱ اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کی

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا ف۲

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئی بڑے صاحبزادے ف۳ پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستوراً لم يظهر لها ذكر في الوحي وابهم امرها

وہ امر تھی تھا جبرئیل علیہ السلام کی کبھی اوسکو مذکور نکیا اور جب شہادت

عند الوقوع ايضاً حتى وقعت على يدي زوجته و

واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہانتک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حال انکہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك

بی بی علاقۂ محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبني على الستر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي

اسواسطے ہوا کہ اوس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى

بھی اوسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے ف۴ اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف۵ دوسری قسم

الثاني ولما كان مبنى امره على الشهرة والاعلان انزل

کی شہادت سے ف۶ اور جو بنا اوسکی شہرت اور اعلان پر تھی

ف۱ یعنی کمال شہادت کا ان آئینوں میں [illegible]
ف۲ [illegible] اور دونوں کا [illegible]
[illegible] جمع ہونا کمال سے [illegible]
ف۳ یعنی جناب امام حسن [illegible]
علیہ السلام ۱۲ منہ رحمۃ اللہ
ف۴ [illegible]
۵ سر الشہادتین
ف۵ [illegible]
ف۶ [illegible]

أولاً في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان

فرشتوں پر اور اسکا مذکور ہوا پھر بنا شہادت کے مکان کا اور اسکا نام اور بنا شہادت کے وقت کا

وهو رأس الستين ثم اشتهر أمره وأعلن ذكره على لسان

یعنے انتہائے سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا ذکر کیا

أمير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره إلى صفين ثم لما

امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں پھر جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر أمرها بانقلاب التربة

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی

دماً وأمطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

خون ہوگئی اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے

ونوح الجن وبكائهم وطواف السباع حافظات لجثته

اور نوحہ اور رونا جنوں کا اور گھومنا درندوں کا گرد اپکی لاش کے نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه إلى غير ذلك من أسباب

اور سانپ گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علے ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بابقاء

تھے تاسب حاضر اور غائب اس امر سے آگاہ ہوجاویں بلکہ ابقاء دائمی

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج والم کا اور مذکور ہونا ان مصائب اور دردناک کا

في أمته إلى يوم القيمة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تاقیامت شہرہ اوسی ظاہری شہادت کا سو پہونچا اسکا شہرہ

Marfat.com

فی الملأ الاعلیٰ والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس

عالم بالا اور عالم زیرین اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور انس میں تمکین

والناطق والصامت اذا تمہدت ہذہ المقدمۃ فلنذکر

اور گویا اور خاموش میں ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اوسکا

ما یتعلق بہذا الباب مع الاشارۃ الی ما مہدنا من المقدمۃ

جو تعلق رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ اون مضامین کی کہ جنکا تمہید میں مذکور ہو چکا

فنقول اما کون السبطین ابنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سو ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادونکا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فلہ وجہان الاول ان ابن البنت لہ حکم الابن ولہذا

اس دعوی کی دو دلیلیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اوراسی جہت سے

عد عیسی علیہ السلام فی بنی اسرائیل والثانی النبی فقد

عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے ف اور دوسری دلیل یہ کہ حضرت نے دونوکو بیٹا کہا

ثبت بطرق متعددۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہما

چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں ف

ابنای وروی احمد فی مسندہ عن ابی اسحق السبیعی عن

بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابو اسحق سبیعی سے ف اوسنے

ہانی ابن ہانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

ہانی بن ہانی سے اوسنے امیر المؤمنین علے مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضی اللہ تعالی عنہ جاء رسول اللہ

جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ قلت

صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ مجھکو بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے بیٹے کا عرض کیا

ف ۱ خاموش سے جماد اور درخت اور نبات مراد اور گویا سے انسان اور جن و ملائکہ ۱۲

ف ۲ ابن شعر کا مطلب یہ ہے ۔۔۔ ۱۲

ف ۳ نواسہ حضرت کے جناب حسنین ہوئے ابن رسول اللہ ۱۲

ف ۴ ۔۔۔ ۱۲

ف ۵ ۔۔۔ حسنین علیہما السلام ۱۲

ف ۶ ۔۔۔ ۱۲

فی تسمیۃ السبطین

سَمَّيْتَهُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَرُونِي

نام رکھا ہم اوسکا نہو حرب ف حضرت نبی نے فرمایا بلکہ نام اسکا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نبی نے فرمایا دکھلاؤ

ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ

ہمیں میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہم نے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ

حضرت نبی نے فرمایا دکھلاؤ مجھے میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام

مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُونَ شَبَّرَ

محسن ہے پھر حضرت نبی نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنے شبر

وَشَبِيرَ وَمُشَبِّرَ وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور شبیر ف اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دارقطنی نے

فِي الْأَفْرَادِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ عَلِيٍّ

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَأَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ وَفِي الْقَامُوسِ شَبَّرُ بِقَمٍّ وَشَبِيرُ

رضی اللہ تعالی عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

كَقُمَيْرٍ وَمُشَبِّرٌ كَمُحَدِّثٍ أَبْنَاءُ هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پر

كَوْنُهُمَا مِرْآتَيْنِ لِمَلَاحَظَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پر توجمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَجْهَيْنِ الْأَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ أَخْرَجَ

دو وجہ دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ ف چنانچہ روایت کی

Marfat.com

نسائی والرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابو یعلی عن

اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رضہ سے اور ابو یعلی نے

سعید وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن

سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مسعود وابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رضہ سے

جابر والبراء واسامۃ بن زید ومالک ابن الحویرث

جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

الدیلمی عن انس وابن عساکر عن عائشۃ وابن عمر وابن

دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن

عباس وابی رمثۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وزاد ابن

حسن اور حسین سردار ہیں جنتی جوانوں کے **ف** اور ابن

ماجۃ وغیرہ وابوہما خیر منہما وعند الطبرانی وابوہما

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منہما وزاد الحاکم وابن حبان وغیرہما الا ابنی

افضل ہے ان سے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الخالۃ عیسی ابن مریم ویحیی ابن زکریا ومن متفرعات

سوا دو خالاتی بھائیوں کے یعنی عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس افضلیہ محمدی ہونے کا

ہذہ المراتبۃ کون محبتہما محبتہ وبغضہما بغضہ صلی اللہ

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین بعینہ محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

ف یہ حدیث بسبب ... تواتر کی حد کو پہونچی ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

9

عليه واله وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر وغيره عن

علیہ و آلہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبداللہ ابن

ابن عباس من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اوسنے محبت رکھی ہم سے اور جسنے اونسے عداوت رکھی تو عداوت رکھی ہم سے

والثاني من جهة مشابهة الصورة فانهما كانا كالتصوير

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

له في الظاهر ايضا فقد اخرج البخاري عن انس قال لم يكن

ظاہر میں ف۲ چنانچہ روایت کی بخاری نے انس سے کہ نہ تھا

احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن ابن علی سے

عليهما السلام وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول

علیہما السلام سے اور حسین ابن علی کو بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ف۳ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عن علي كرم الله وجهه وصححه قال الحسن اشبه برسول الله

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ تھے حضرت رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس والحسين

صلے اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك

بہت مشابہ تھے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک ف۴

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین کو اوٹھایا

ف۱ اور چونکہ دوستی رسول کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنین کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنین بغض خدا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ یعنے جیسا اخلاق میں حسنین مشابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ویسا ہی ظاہر صورت میں بھی مشابہت رکھتے تھے ۱۲

ف۳ یعنی ... تحریر الشہادتین ... اور صورت میں ہر ایک جان ... تھے ۱۲ منہ

ف۴ رحمۃ اللہ تعالی ... گویا کہ ... تصویر ... حدیث کی تفصیل سے ظاہر ہے ... تحریر الشہادتین

لحسين فقال من احبني واحب هذين وأباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجکو دوست رکھیگا اور ان دونونکو دوست رکھیگا اور انکی مان باپ کو

ن معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

ست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت مین اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف

ال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة

ابت کی امام جعفر صادق رض نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

ه ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

یادہ کیئے اور باپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے ہے ف اور دو بار تمام مال و اسباب

مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

مین دے ڈالا اور تین بار آدھا مال راہ خدا مین تقسیم کیا یہانتک کہ ایک دے ڈالا

ه ويمسك نعله ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف اور وفات ہوئی امام حسن

ي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

سے اللہ تعالے عنہ کی سنہ اونچاس ہجری مین

ح الاقوال في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو

روایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر مین اور یہی

مشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ انکی حرم جعدہ بنت اشعث

قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

ن قیس نے زہر دیا آپ کو باغواے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

ت پر اوسکے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اوسنے ایسا ہی کیا ف تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالی

Marfat.com

عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد

عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اسکے جعدہ نے یزید پلید کو

تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نكن نرضاك للحسن افنرضاك

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم تجھکو حسن کی لیئے نہیں پسند کرتے تو بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والآخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت اون لوگو نمیں سے جنھوں نے دین و دنیا دونون برباد کیئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي وتقطع

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی کہ جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں میں

الامعاء ولما حضرته الوفاة جاء الحسين رضي الله تعالى

نکلتی تھیں اور جب آپکی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضے اللہ تعالے

عنه فقال اي اخي من صاحبك قال تريد قتله قال نعم

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف۱ امام حسن نے فرمایا کہ تم اوسکو

قال لئن كان صاحبي الذي اظن فالله اشد له نقمة وان

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل جو میرا گمان ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف۲ اور اگر وہ قاتل

لم يكنه ما احب ان تقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت السم

نہیں جسپر میرا گمان ہے تو مین نہیں چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کئی بار زہر

مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره الشريف

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف۳ اور تھی عمر شریف آپ کی

خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

ساڑھے پینتالیس برس کی کئی دن کم اور آپ پیدا ہوئی

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح

پندرھوین شعبان سنہ تین ہجری مین موجب بات صحیح کے

ف۱ یعنی اسکو زہر کس نے پلایا "تحریر الشہادتین"

ف۲ یعنی مین نہ بتاؤنگا منہ رحمہ اللہ تعالی

ف۳ یعنی خدا جو منتقم حقیقی ہے کفایت کرتا ہے تمہارے مارنے کی کچھ حاجت نہیں
شعر
داور کب جرم اپنا تو [illegible] ۱۲
[illegible] منہ رحمۃ اللہ تعالی

ف۴ [illegible] حیات [illegible] امام حسن [illegible] "تحریر الشہادتین"

Marfat.com

فا بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا

وَقِيلَ فِي رَمَضَانَ هٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِي

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے **ف** یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو

أُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَكْبَرُ وَأَمَّا الشَّهَادَةُ الْجَهْرِيَّةُ الَّتِي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

أُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَصْغَرُ فَهِيَ مِنْ أَكْبَرِ الْوَقَائِعِ

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

الْمَشْهُورَةِ وَسَبَبُ شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَسَبَبُهَا أَنَّهُ

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اوسکا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيدُ وَتَسَلْطَنَ وَذٰلِكَ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتِّينَ

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بِدِمَشْقَ كَتَبَ إِلَى الْأَقَالِيمِ لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى

شہر دمشق میں تو اوسنے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنے ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

مِنْ بَيْعَتِهِ لِأَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا وَخَرَجَ

اوسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم **ف۲** اور کوچ کیا

الْحُسَيْنُ إِلَى مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ

امام حسین علیہ السلام نے مکے کیطرف چوتھی تاریخ شعبان کے پھر مکے میں پہونچے

وَأَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ كُوفَةَ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ

اور وہان ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہونچی تو ایکا کیا اونمین سے بہت گروہوں نے

اور اعمال الٰہی اور اجتناب ... منہیات اور بدعات کو شعار اپنا کرے اور او نیکیوں کے طریقہ پر چل ورنہ انبیا اور ائمہ ... اور فاجر ... بیزار ہونگے ... ۱۲

كَتَبُوا وَكَتَبُوا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُونَهُ إِلَيْهِمْ وَ

اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ اسکے ہمارے

يَبْذُلُونَ لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

پاس تشریف لائیں ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہیں

وَبَالَغُوا فِي ذَلِكَ وَتَتَابَعَتْ إِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ كِتَابًا

اور بہت مبالغہ اسمیں کیا اور تار بندھا خطوں کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

مِنْ كُلِّ طَائِفَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ إِلَيْهِمُ ابْنَ عَمِّهِ مُسْلِمَ بْنَ

ہر ایک فرقہ اور گروہ کیطرف سے پھر روانہ کیا امام نے اونکی طرف چچازاد بھائی مسلم بن

عَقِيلٍ حَثَّهُمْ عَلَى نُصْرَتِهِ وَحِمَايَتِهِ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمٌ

عقیل کو اور اونکو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الْكُوفَةَ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَى

کوفے میں اور اترے گھر میں مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ أَكْثَرُ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ

مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیوں سے ف پھر اسکی خبر ہوئی

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِي الْكُوفَةِ مِنْ جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ

نعمان بن بشیر کو جو کوفے میں حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ النَّاسَ عَلَى ذَلِكَ لَكِنِ اكْتَفَى بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيدِ

وہ صحابی سو دھمکایا لوگوں کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِأَحَدٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ وَعُمَارَةُ

اور کسی کا تعرض نہ کیا ف۲ تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ إِلَى يَزِيدَ يُخْبِرَانِهِ عَنْ أَمْرِ مُسْلِمٍ وَمَيْلِ

بیٹا ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

Marfat.com

أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَيْهِ وَتَغَافَلَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْهُ فَعَزَلَ
اہل کوفہ کی اوسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يَزِيدُ النُّعْمَانَ وَوَلَّى مَكَانَهُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَكَانَ وَالِيًا
یزید نے نعمان کو اور اوسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ
بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِنْ جِهَةِ الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَوْهَمَ
اور پہونچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دہوکا دیکر

أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ
اپکو حسین علیہ السلام بنایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ
اور سلام کیا اوسکو اور چلے آگے آگے اوسکے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رَسُولِ اللهِ قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ حَتَّى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا
رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا یہانتک کہ پہونچ گیا حاکم نشین مکان میں پھر جب

أَصْبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ مَنْشُورَ الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ
صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی روبرو اونکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَهُمْ عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ
اور ڈرایا اونکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم بن عقیل میں

بِالْحِيلَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَاخْتَفَى مُسْلِمٌ فِي دَارِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ
حیلے اور تدبیر سے اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ مَعَ فَوْجٍ إِلَى دَارِهِ
پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

Marfat.com

فاتوا بهانی بن عروة فحبسه وحبس جميع رؤساء الكوفة
سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اوسکو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عنده في القصر واتى الخبر مسلما فنادى شعاره فاجتمع
اپنے پاس ایک محل مین اور جب مسلم کو یہ خبر پہونچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوگئے

معه اربعون الفا واحاطوا حول القصر فامر عبيد الله
اوسکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا اونھوں نے اوس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الاسارى من رؤساء الكوفة ان يكلموا عشائرهم
قیدی رئیسو کوفے کو تا سمجھاویں اپنے لوگونکو

ويردوهم عن رفاقة مسلم فكلموهم فتفرقوا كلهم
اور پھیر دین اونکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ اونکے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وامسى مسلم في خمسمائة فلما اختلط الظلام ذهب
اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو چلت ہوئے

اولئك ايضا وبقى مسلم وحده فتردد في الطريق فاتى
وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے ف۱ تو متردد ہوئے راہ مین ف۲ پھر پہونچے

منزل امرأة فاستسقاها فسقته وادخلته في منزلها
ایک عورت کے گھر پر ف۳ اوس سے پانی مانگا سو اوس نیکبخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر مین

وكان ابنها مولى محمد بن الاشعث فانطلق فاخبر محمدا
اور تھا بیٹا اوس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اوسنے جاکر اپنے میان کو خبر دی

واخبر محمد عبيد الله فبعث عبيد الله عمرو بن حريث
اور اوسنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صاحب الشراط ومحمد بن الاشعث فاحاطا بالدار فخرج
کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اونہوں نے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

Marfat.com

مُسلم بِسَيفِه يُقاتِلُهُم فَاَتاهُ مُحمَّدُ بنُ الاَشعَثِ الاَمانَ

مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجاءَ بِه اِلی عُبَيدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَه وَاَلقٰی جُثَّتَه اِلَی النّاسِ

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اوس نے گردن ماری مسلم مظلوم کی اور اونکی لاش لوگوں کی طرف ڈالدی

وَصَلَبَ هانِئًا وَکانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَونَ مِن ذِی الحِجَّةِ

اور سولی دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی حجہ

سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الهِجرَةِ وَقَتَلَ عُبَيدُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا وَاِبراهِيمَ

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

اِبنَی مُسلِمٍ اَيضًا مَعَه وَفِی ذٰلِكَ اليَومِ خَرَجَ الحُسَينُ عَلَيهِ

دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ اونکے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اوسی دن چلے جناب حسین علیہ

السَّلامُ مِن مَکَّةَ اِلَی الکُوفَةِ وَقِيلَ کانَ خُرُوجُه يَومَ

السلام مکے سے کوفے کیطرف ف۲ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھوین

التَّروِيَةِ وَکانَ سَبَبُ خُرُوجِه اَنَّ مُسلِمَ بنَ عَقِيلٍ کانَ

ذی حجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے تاکید

قَد کَتَبَ اِلَيهِ يَلتَمِسُ قُدُومَه وَلَمّا تَجَهَّزَ بِالخُرُوجِ مَنَعَه

کیا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف۳ اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا اونکو

عَن ذٰلِكَ ابنُ عَبّاسٍ وَابنُ عُمَرَ وَجابِرٌ وَاَبُو سَعِيدٍ الخُدرِیُّ

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

وَاَبُو واقِدٍ اللَّيثِیُّ فَلَم يَمتَنِع مَنعَهُم وَقالَ اِنِّی سَمِعتُ اَبِی

اور ابو واقد لیثی نے ف۴ سو نہ مانا امام نے اونکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ سے

يَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ کَبشًا

کہ کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب

Marfat.com

يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار مع اثنين

وہ مینڈھا جس سے حرمت مکہ کی ہوگی ف سو کہیں میں ہی نہ ہوں اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ اپنے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی اور چھوٹ اونکے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہانتک کہ ہم اپنا بدلا لیویں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد ف

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہانتک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

ملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اوسکے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والوں

ابن زياد شاكي السلاح فقال للحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہانتک کہ اوسکے

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس لیچلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں آیا اس شہر کو یہانتک کہ میرے پاس بہت سے خط اور پیامی

عَلٰى رُسُلِهِمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰى بَيْعَتِكُمْ

اس شہر کے بھو بھیجے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم ہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ

تو میں جیوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھکو خبر نہیں

هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمْكِنُنِي الرُّجُوْعُ اِلَى الْكُوْفَةِ

ان خطوں کی اور بھیجا ہوؤں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کی طرف

فَلَا اُفَارِقُكَ اَوْ اُقْدِمُكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپکو اوسکے پاس لیجلوں ف اور بہت سی گفتگو درمیان رہی ف

فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ

تو مڑے امام حسین کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جاکر اوترے

فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَلَمَّا

دوسری تاریخ محرم السنہ الشہر ہجری میں اور جب

نَزَلَ بِهَا سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ

وہاں اوترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَّبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور کربلا کی پھر اوترے سب لوگ اور اوتار رکھے بوجھ

وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهٗ قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَرْضِ

اور اوترا حر اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کربلا پر ف پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يُطَالِبُهٗ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ

کہ بیعت کر لیجئے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

Marfat.com

فقرأه والقاه وقال عليه السلام للرسول ماله عندي جواب

اور آپ نے اوسے پڑھا ہاتھ سے ڈالدیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر ابن سعد وكان واليا

اور فوجیں تیار کیں اور اونکا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

على الري فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين فقال

ملک رے کا حاکم سو اوسنے پہلو تہی کی امام کی طرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وتقعد في بيتك فاختار ولاية الري وطلع الى قتال الحسين

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اوسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بالعساكر فما زال ابن زياد يجهز مقدما ومعه طائفة من

فوج لیکر ف سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اوسکے ساتھ تھوڑا

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

لشکر یہانتک کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا

ہزار سوار اور پیادے اور اوترے کنارے دریای فرات کے اور حایل ہو گئے

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان اكثر

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں ف اور اکثر

من خرج معه لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كاتبوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو جو ہی آئے تھے جن لوگوں نے آپکو خط لکھے تھے

Marfat.com

وبايعوا الحسين عليه السلام فلما تيقن ان القوم مقاتلوه

اور بیعت کی تھی — پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑنے ہی لگے

امر اصحابه فاحتفروا حفرة شبيهة بالخندق حول العسكر

حکم دیا اپنے یارونکو تو اونھون نے کھودا ایک گڑھا بطور خندق گرد لشکر کے

وجعلوا لها جهة واحدة يكون القتال منها وركب عسكر

اور اوسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے نکلکر لڑین اور سوار ہوا لشکر

ابن سعد واحدقوا بالحسين وزحفوا واقتتلوا ولم يزل

ابن سعد کا اور زرہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کر کے قتل کرنا شروع کیا

يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واحد بعد

اور شہید ہوتے گئے امام حسین علیہ السلام کے گھروالے اور ساتھی ایک ایک کر کے بعد

واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلا فعند

یہانتک کہ شہید ہو گئے اونمین زیادہ پچاس آدمیون سے پھر تو

ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيث يغيثنا

چلا اوٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لوجه الله اما من ذاب يذب عن حرم رسول الله صلى الله

فریادرسی کرے ہماری کوئی ہے بچانے والا کہ ہٹا دے حرم رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي الذي تقدم ذكره

علیہ وسلم کو سویہ سنکر ناگہان حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قد اقبل على فرسه اليه وقال يا ابن رسول الله اني كنت اول

آگے بڑہ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس فرزند رسول اللہ مین سب سے

من خرج عليك وانا الان في حزبك فمرني ان اكون

پہلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب مین ہونت آپ کے گروہ مین آگیا سو مجھکو اجازت دیجئے کہ مین

Marfat.com

مَقْتُوْلًا فِیْ نُصْرَتِكَ لَعَلِّیْ اَنَالُ شَفَاعَةَ جَدِّكَ غَدًا ثُمَّ كَرَّ
مارا جاؤں آپ کی مدد میں شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت میں مجکو نصیب ہو یہ کہکے حملہ کیا

عَلٰی عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی قُتِلَ وَقُتِلَ
لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اوس گروہ بیدین سے یہانتک کہ وہ اپ شہید ہوا اور

مَعَهٗ اَخُوْهُ وَابْنُهٗ وَمَوْلَاهُ اَیْضًا فَالْتَحَمَ الْقِتَالُ حَتّٰی قُتِلَ اَصْحَابُ
اوسکے ساتھ اوسکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے گئے رفقای

الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاَسْرِهِمْ وَوَلَدُهٗ وَاِخْوَتُهٗ وَبَنُوْ عَمِّهٖ وَ
امام حسین علیہ السلام کے سب سب اور اونکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بَقِیَ وَحْدَهٗ فَبَارَزَ بِنَفْسِهٖ وَسَیْفُهٗ مُصْلَتٌ فِیْ یَدِهٖ فَلَمْ یَزَلْ
آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپکے ہاتھ میں تھی پھر خوب

یُقَاتِلُ وَیَقْتُلُ مَنْ بَرَزَ اِلَیْهِ حَتّٰی قَتَلَ مِنْهُمُ الْكَثِیْرَ فَاَثْخَنَتْهُ
لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اوسکو آپ مارتے تھے یہانتک کہ مارا اونمیں سے بہت لوگوں کو پھر تو چور چور کر دیا آنحضرت کو

الْجِرَاحَاتُ وَالسِّهَامُ ثَابِتَةٌ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَاَقْبَلَ الشِّمْرُ
زخموں نے اور تیر برسنے لگے چاروں طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذُوالْجَوْشَنِ السَّكُوْنِیُّ فِیْ كَتِیْبَتِهٖ فَحَالَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَحْلِهٖ
ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہوگیا درمیان امام اور درمیان خیمہ

وَحَرَمِهٖ فَصَاحَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَیْحَكُمْ یَا شِیْعَةَ
اہل بیت کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشَّیْطَانِ اَنَا الَّذِیْ اُقَاتِلُكُمْ فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُوْنَ لِلْحُرَمِ
شیطان کے میں کہ لڑتا ہوں تمکو گھر والوں سے کیا کام

فَاِنَّ النِّسَاءَ لَمْ یُقَاتِلْنَكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ كُفُّوْا عَنِ النِّسَاءِ
بی بیاں تو تمسے نہیں لڑتیں **ف** یہ سنکر شمر نے اپنے لوگوں سے کہا جاؤ عورتوں کی طرف

Marfat.com

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اسی شخص کو سو وہ ظالم جھپٹ پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہانتک کہ

سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا وَحَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشنہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ

سو نہ کاٹ سکا تب اوترا خولی بن یزید تو اوسنے کاٹا

رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ

ف اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختوں اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ أَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر کھینچے ہی تار بندہ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٌّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ إِلٰى حَنَكِهِ

نیزونکا یہانتک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلٰى وَجْهِهِ فَأَدْرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرۂ مبارک پر پھر اوس سنان

بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف ۲ اور اوترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ أَخُوهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اوسکے ہاتھ پھر اوترا اوسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلٰى أَخِيهِ خَوْلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ

اور اوسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو پھر ا[illegible] گھس پڑے [illegible] خیموں میں

وَأَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے ف ۳ بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیان تھین

ف [illegible] نصر بن خرشنہ [illegible] مبارک کی کاٹے [illegible] نہ [illegible] سر [illegible] خولی بن یزید [illegible]

ف ۲ اگرچہ امام حسین کے قتل میں بہت سے ملعون شریک تھے پر دو ذریع مبارک کا ٹنیکی تلوار اور سنان بن انس سے نیزہ [illegible] واقع ہوا اسی [illegible] یہ دونوں قاتل [illegible] بن [illegible] ف ۳ [illegible] الشہادتین

وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَّشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَاَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ گئے اور ان سنگدلوں نے روندا امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو ف اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مَالِكٍ وَّخَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَّاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپکے اہل بیت میں سے ف عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی ابن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّقُتِلَ مَعَهٗ

اور عبد اللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اور شہید ہوئے

اِبْنَاهُ عَلِيُّ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهٗ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَّعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهٗ سَهْمُ شَقِيٍّ

ف اور دوسرے عبد اللہ ف بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں کہ ناگہاں تیر لگا ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهٗ وَقُتِلَ مَعَهٗ مُحَمَّدٌ وَّعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون بیٹے عبد اللہ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهٗ يَوْمَ

ابی طالب کے ف راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے اور امام شہید ہوئے دسویں تاریخ

Marfat.com

شوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

ہجری میں اور جب آپ کی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف اور

شقی ابن زياد بالرأس المكرم فدير به فی سكك

ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیوں میں

وفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

ل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذی الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

ان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

اسه مع علی بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف

جعون واما اخبار النبی صلى الله عليه واله وسلم

پھر جانا ہے خبر دینا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا

ه الواقعة الهائلة من جهة الوحی بواسطة جبريل

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی لائے جبرئیل ع

يره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

مشہور اور متواتر ہے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

سعد والطبرانی عن عائشة رضی الله عنها ان النبی

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ جناب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِيْلُ اَنَّ ابْنِی الْحُسَيْنَ يُقْ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جا

بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ

میرے بعد زمین طف میں ف۱ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل ؑ اور مجھے کہا کہ یہی ا

مَضْجَعُهٗ وَمِنْهُ مَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْحَاكِمُ عَنْ اُمِّ الْفَضْ

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابوداؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس

جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا يَعْنِی الْحُسَيْنَ

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کریگی میرے اس بیٹے کو یعنی امام حسین علیہ السلام

وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰ

اور مجھے دی تھوڑی مٹی سرخ اوس زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَى الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُ

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

عَلَیَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِیْ اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا يَعْنِیْ حُسَيْنًا مَقْتُوْلٌ وَاِ

اس سے پہلے سو کہا مجھ سے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنی حسین علیہ السلام مارا جائیگا اور آپ

شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِیْ يُقْتَلُ بِهَا فَاَخْرَجَ تُرْبَ

چاہیے تو دکھاؤں آپکو اوس زمین کی مٹی جہاں یہ مارا جائیگا پھر نکالی تھوڑی سی مٹی

حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ فِیْ مُعْجَمِهٖ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم میں ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ يَّزُوْرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ

عنہ کی حدیث میں کہ کہا انس نے اذن مانگا مینھ کے موکل فرشتہ نے اپنے پروردگار سے کہ زیارت کرے رسول خدا

ف۱ طف نام ہے ایک جگہ کا کوفہ کے پاس کہ اب اوسکا نام کربلا مشہور ہے ۱۲

ف۲ یعنی جہاں شہید ہونگے اور اوسی جگہ مرقد ہونگے یا دفن کی ... ہے ۱۲

ف۳ ...

ف۴ ...

ف۵ ...

Marfat.com

...ه وآله وسلّم فأذن له والنبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم

رض وآلہ وسلم کو سو اوسکو اجازت ہوئی اور اوسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

...بيت أمّ سلمة فقال يا أمّ سلمة احفظي علينا الباب

...ت ام سلمہ رض کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار ہو

...ن خل أحد فبينا هي على الباب إذ دخل الحسين عليه

...آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ وہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک آگئے امام حسین علیہ

...سلام فاقتحم فوثب على رسول الله صلّى الله عليه وآله

...سلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

...سلّم فجعل رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم يلثمه

...وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو چومنے لگے

...قبله فقال له الملك أتحبّه قال نعم قال إنّ أمّتك ستقتله

...نے لگے تب کہا آنحضرت سے اوس فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالے گی

...ن شئت أريك المكان الذي يقتل به فأراه فجاء بسهلة

...چاہین تو آپکو وہ مکان دکھاؤن جہان یہ مارے جاوینگے سو آپکو لاکے دکھائی ذرہ سی بالو

...تراب أحمر فأخذته أمّ سلمة فجعلته في ثوبها قال ثابت

...سرخ مٹی کی اوس بالو کو حضرت ام سلمہ رض نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

...نقول إنّها كربلاء وأخرجه أيضًا أبو حاتم في صحيحه وفي رواية

...کہتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسی کو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

...أحمد في زيادة المسند قال ثمّ ناولني كفًّا من تراب أحمر وأخرج

...کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھکو ایک مٹھی دی سرخ اور روایت کی

...كم والبيهقي عن أمّ الفضل بنت الحارث قالت دخلت على

...م اور بیہقی نے ام الفضل بنتِ حارث سے کہ مین گئی پاس

فائدہ سہلہ ... صواعق محرقہ صفحہ ۲۷ ... شکر ہے راوی ... نے سہلہ کی لفظ ... ۱۲ تحریر الشہادتین

رَسُولِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْحُسَیْنِ فَوَضَعَ

جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر ... رکھو یا

فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں ف تو رسول خدا صلے اللہ

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَہْرِیْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ فَقَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْ

علیہ و آلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں پھر فرمایا حضرت نے کہ مجکو جبرئیل نے خبر دی

اَنَّ اُمَّتِیْ تَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَآءَ وَاَخْرَ

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی مجکو جبرئیل نے اسکے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی

ابْنُ رَاھَوَیْہِ وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَ

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ خَاثِرٌ وَفِیْ یَ

علیہ و آلہ وسلم کروٹ سے سو گئے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور انکے ہاتھ میں

تُرْبَۃٌ حَمْرَآءُ یُقَلِّبُھَا قُلْتُ مَا ھٰذِہِ التُّرْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَ

سرخ مٹی تھی کہ اسکو الٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی

جِبْرِیْلُ اَنَّ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَھٰذِہٖ تُرْبَتُ

جبرئیل نے مجھے کہ حسین مارا جائے گا عراق کی زمین پر اور یہی زمین کی مٹی

وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَکُ الْمَطَرِ رَبَّ

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانے والے نے

اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَہٗ فَدَخَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آنے کو اور اسکو اجازت ہوئی پھر آئے

الْحُسَیْنُ فَجَعَلَ یَقَعُ عَلٰی مَنْکِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَ

حسین علیہ السلام تو کودنے لگے مونڈھے پر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

ف معجزہ خصائص کبریٰ

ف یعنی اور کام میں مشغول ہو گئی پھر جو میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا

۲۸

سر الشہادتین

فقال الملک اتحبہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم قال

سو پوچھا اوس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اوسنے کہا

فان امتک تقتلہ وان شئت اریتک المکان الذی یقتل فیہ

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلا دوں مکان جہاں یہ مارا جائیگا

فضرب بیدہ فاراہ ترابا احمر فاخذتہ ام سلمۃ فصرتہ

پھر اوسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لی اس مٹی کو حضرت ام سلمہ رض نے پھر اوسکو کپڑے میں پوٹلی

فی ثوبہا فکنا نسمع انہ یقتل بکربلاء واخرج ابو نعیم عن ام سلمۃ

باندھ رکھی انس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ رض نے

قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبرئیل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اوترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

یا محمد ان امتک تقتل ابنک ہذا من بعدک واومی الی الحسین

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاہ بتربۃ فشمہا ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمۃ

اور دی آپ کو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اوسکو سونگھا پھر فرمایا اسمیں تو آتی ہے بو کرب اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ رض

اذا تحولت ہذہ التربۃ دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتہا فی

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر رکھا اوس مٹی کو

قارورۃ واخرج ابن عساکر عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع

شیشے میں بند کر کر **ف** اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن رض کے پوتے محمد سے کہا اونہوں نے ہم تھے ساتھ

الحسین بنہر کربلاء فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق

امام حسین رض کے کربلا کی نہر پر **ف** پھر دیکھا امام رض نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانی انظر الی

اللہ اور اوسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

ف نعم اتیناہ القائلون ... جعلوا حسبنا ... اتبیح بالعذاب ... قد لعنہم علی لسان ابن داود ... سلیمان کی زبان پر ... موسی اور عیسی کی زبان پر یعنی امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر حضرت سلیمان اور حضرت موسی اور حضرت عیسی نے لعنت کی ہے

كلب يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص واخرج ابن السكن

کہ ایک کتا خون پیتا ہے میرے اہل بیت کا اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف اور روایت کی ابن سکن

والبغوي في الصحابة وابو نعيم من طريق سحيم عن انس ابن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن يشهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا مارا جائیگا اوس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو ف

منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اوسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف

واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبرئيل في مشربة

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبرئيل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك

عائشہ کے بالاخانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب ہے شہید کریگی اسکو آپکی امت اور اگر چاہیں تو میں بتادوں آپکو

بالارض التي يقتل فيها واشار جبرئيل بيده الى الطف بالعراق

وہ زمین جسمیں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کے ف

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها واخرجه من طريق اخر عن

پھر لیکر دکھائی اونکی سرخ مٹی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

ابي سلمة عن عائشة موصولا واخرج البيهقي عن الشعبي قال

ابی سلمہ سے اونھوں نے عائشہ رض سے موصول بھی روایت کی ہے ف اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا کہ عبد اللہ

سر الشہادتین ۳۰

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاُخْبِرَ اَنَّ الْحُسَیْنَ قَدْ تَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ
ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فَلَحِقَہٗ فِیْ مَسِیْرَۃِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الرَّبَذَۃِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَیَّرَ
سو جا ملے عبد اللہ بن عمر امام سے اور اس مقام میں جو دو منزل تھا ربذہ سے پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالیٰ نے

نَبِیَّہٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ
اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بَضْعَۃٌ مِّنْہُ وَاللّٰہِ لَا یَلِیْہَا اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَبَدًا وَّمَا صَرَفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی
جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور بعد اسکے ہو گی حکومت اور پھیری اللہ تعالیٰ نے

عَنْکُمْ اِلَّا لِلَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ فَارْجِعُوْا فَاَبٰی فَاعْتَنَقَہٗ ابْنُ عُمَرَ
تم سے تو اسمیں تمہاری بہتری ہی چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ ف پر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب امام سے گلے لگ کر ملے عبد اللہ بن

وَقَالَ اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ قَتِیْلٍ وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ
اور کہا تمکو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے ف اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عَبَّاسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشُکُّ وَاَہْلُ الْبَیْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ
عباس سے کہ کہا ہمکو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت تھے اسمیں کہ حسین ع شہید ہونگے

بِالطَّفِّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ یَحْیَی الْحَضْرَمِیِّ اَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّ اِلٰی
کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ میں سفر کیا حضرت علی ع کے ساتھ

صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذٰی نِیْنَوٰی نَادٰی صَبْرًا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ
صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو اے ابا عبد اللہ ف ع کنارے

الْفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ
فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حَدَّثَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَاَرَانِیْ قَبْضَۃً
کہا ہے مجھسے جبرئیل ع نے کہ حسین ع شہید ہونگے کنارے پر فرات کے اور دکھائی مجھکو مٹی بھر

Marfat.com

مِنْ تُرْبَتِهٖ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا مَعَ عَلِيٍّ

علَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ

وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِيْهِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ

بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ

اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاَخْرَجَ

اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمَ فَاَحْصٰى

ذلك الوقت فوجدته قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہ یاد رکھا میں نے اوس وقت کو پھر خبر پہونچی مجکو کہ حسین شہید ہوئے اوسی دن **ف** اور روایت کی حاکم

والبیهقی عن ام سلمة قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه واله

اور بیہقی نے ام سلمہ رضی سے کہا اونھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی المنام وعلی رأسه ولحیته التراب فقلت مالك یا رسول

وسلم کو خواب میں کہ ایکا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسین انفا واخرج البیهقی وابو نعیم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا قتل حسین پر ابھی **ف** اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن نضرة الازدیة قالت لما قتل الحسین مطرت السماء دما فاصبحنا

نضرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہمنے

وحبابنا وجرارنا وکل شیء لنا ملآن دما واخرج البیهقی وابو نعیم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزهری قال بلغنی انه یوم قتل الحسین لم یقلب حجر من

زہری سے کہا زہری نے مجکو خبر پہونچی ہے کہ جسدن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اوٹھایا

احجار بیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط واخرج البیهقی

جاتا تھا بیت المقدس میں اوسکے نیچے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حیان قالت یوم قتل الحسین اظلمت علینا ثلثا ولم یمس

ام حیان سے کہا جسدن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور نہ لگی

منا احد من زعفرانهم شیئا فجعله علی وجهه الا احترق و

ہمیں سے کسی نے زعفران ان میں سے کچھ اپنے منہ پر مگر جل گیا اوسکا منہ اور

لم یقلب حجر بیت المقدس الا وجد تحته دم عبیط واخرج البیهقی

اوٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اوسکے نیچے خون تازہ سرخ **ف** اور روایت کی بیہقی نے

۳۳

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑے گئے کئی اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین پھر ذبح کیے

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر اونکو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یون نقل کیا مجھسے میری دادی نے

لقد رأيت الورس عاد رمادا ولقد رأيت اللحم كان فيه النار

کہ دیکھا مینے ورس کو کہ ہو گئی راکھ ف اور دیکھا مینے گوشت جیسے اوسمین آگ بھری ہے

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جس دن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اوسنے سنا ہے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی مین جب شہید ہوئے تھے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رو دیا کیا امام پر ف اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسین مین شریک تھے سو ایک کا اپنا بڑھ گیا تھا آلہ تناسل کہ اوسی کو

يلفه واما الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على اخرها

باندھ لیتا تھا ف اور دوسرے کو ایسی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری کھال کی کھال اور پیاس نہ بجھتی تھی

فما يروى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجن

ف اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اوسنے کہ مینے سنا جنونکو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر ف شعر اوس جبین کو نبی نے چوما تھا

بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ ؛ أَبُوهَا فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ ؛ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

چمک کیا ہی اوسکے چہرے پر ؛ اوسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ؛ اوسکا نانا جہان سے بہتر

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہ رض نے کہا نہیں سنا میں نے

نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أُرَى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں جانا

ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ يَعْنِي الْحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا أُخْرُجِي فَاسْئَلِي

کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکلکر پوچھ تو

فَأُخْبِرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الْجِنَّةُ تَنُوحُ شعر أَلَا يَا عَيْنُ فَانْهَمِلِي

پس معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن بہ لگکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رو لے او اے

بِجُهْدٍ ؛ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي ؛ عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمْ

چشم ؛ کون روئے گا پھر شہیدوں کو ؛ پاس ظالم کے کھینچ

الْمَنَايَا ؛ إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَهْدِي ؛ وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَةَ

لائی ؛ موت لے والے ان عزیزوں کو ؛ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

ابْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ

بن جابر حضرمی سے اوسنے اپنی ماں سے کہ اوسنے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وَهِيَ تَقُولُ شعر أَنْعَى حُسَيْنًا هَبِلًا ؛ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سناؤں تمہیں بریدہ گرد حسین کو وہ رضا اور حسین کے اختر

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے خدا کی قسم دیکھا سر مبارک

الْحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ

حسین علیہ السلام کو کہ اوسکو لیے جاتے تھے نیزہ پر اور میں دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ حَتّٰی بَلَغَ قَوْلَہٗ تَعَالٰی اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ

سورۂ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا فَانْطَقَ اللّٰہُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے عجوبہ تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح سے پھر کہا سر مبارک نے

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحٰبِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ

کہ عجیب تر اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میری کا اور اوٹھائے لیے پھرنا **ف** اور روایت کی ابو نعیم نے

مِنْ طَرِیْقِ ابْنِ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِیْ قَبِیْلٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اِحْتَزُّوْا

طریقی ابن لہیعہ سے اور سنے ابی قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رَأْسَہٗ وَقَعَدُوْا فِیْ اَوَّلِ مَرْحَلَۃٍ یَشْرَبُوْنَ النَّبِیْذَ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ

کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ آئے میں نمودار ہوا غیب سے

قَلَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَکَتَبَ سَطْرًا بِدَمٍ شِعْر

ایک آہنی قلم اور اوسنے لکھا خون سے یہ شعر

اَتَرْجُوْ اُمَّۃٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا ؛ شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحِسَابِ

شبیر کے قاتل کیا فرد اسے قیامت میں ؛ امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی **ف**

تمّت

Marfat.com

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
وسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اوسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ اوسکی
خت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اوس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو
صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمی سے زیادہ شہید کیے اور اونکو بندی کر لیا
عورتونکو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے
ومی جا بجا گھوڑون کے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد
شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے بنکے وہان حاضر رہے اور کیا کیا
اعمال قبیح کہ اوس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان قلم کی اوسکی تفصیل
سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھرون سے بھر گیا اور ستون
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کی دروازے کے پردے کو
نار کے تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہانکے رہنے والے نہایت ایذا اور ہراس
سے باز نجا وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کرکے پندرھوین [۱۵] ربیع الاول
[۶۴] سنہ ہجری مین جسدن اوس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اوسی دن شہر حمص مین شام کے
ن مین سی اونتالیس [۳۹] برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا **فائدہ** جب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی عبدالملک کی
لطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہو مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اوس نے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے
کہا اب کیونکر حکومت رے سے دست بردار ہوکے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون
نشینی نہ اختیار کی بعد اوسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اوسکے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اونکے
سر حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا اوسکو
پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اونکا تعاقب کیا

Marfat.com

جسکو پایا مار ڈالا اور اوسکی لاش کو جلا دیا اور اوسکا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کرکے مختار پاس لائے اوسنے پہلے اوسکے چارون ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اوسکو سولی چڑھایا پھر اوسکے بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ مین لکھا ہے مختار نے چھہ ہزار کوفے والونکو جو شریک امام حسینؑ کے قتل مین تھے طرح طرح سے عذاب کرکے مارا **فائدہ** جب مختار ابن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کر چکا عبید اللہ بن زیاد کی فکر مین ہوا اور ابن زیاد اون دنون موصل مین جا رہا تھا اور اوسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کرکے ابن زیاد کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس موصل سے اوس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جسکسیکو فوج مخالف سے پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتونکو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارہ کوفے مین محفل کو آراستہ کرکے کوفے والونکو جمع کیا اوسوقت سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ نچھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ واقعہ ۶۷ سنہ ہجری مین چھہ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اوسکے سردارونکے سر مختار پاس لا کے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد کے سر پاس آکے اوسکے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اوسکے منہ سے نکلا پھر اوسکے منہ مین گھسا اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی

Marfat.com

انسقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوے اور اونکی لاشونکو اسطرح گھوڑونکے سمون سے روندا کہ
ہڈیان چور چور ہوکر خاک سے برابر ہوئین پر تاریخ والونکو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ ابن زیاد
سے پہلے مارے گئے یا پیچھے پر نہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام کے
عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا
اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اوسکا کوفے اور اوسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اوسکو واقعہ لڑائی کا عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا انھون نے بھی اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اوسکے
مقابلے کے واسطے معین کیا جب مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا
آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض
ہوے آخر کو عبد الملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک
اشتر کو سنہ ۷۱ ہجری مین قتل کیا **فائدہ** عبد الملک بن عمرو لیثی سے روایت ہے کہ
عجب اتفاق ہے کہ مینے دار الامارہ کوفے مین پہلے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا
کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہین ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار
کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا پھر وہین مصعب بن زبیر کا
سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمرو لیثی نے کہا جب مینے یہ حال عبد الملک سے آگے
بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہان پانچوان سر نہ دکھادے اور اوس دار الامارہ کی شامت
سے ڈر کر اوسی وقت اوسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پہ فتح
پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم مین
جدال اور قتال حرام ہے وہان جاکر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے عبد الملک
کے سامنے آکے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر مینے کاٹ لیا

Marfat.com

عبدالملک نے جانا کہ حجاج مکے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے مین تیار ہوا اوسنے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نامزد کر کے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اوسنے وہان آکے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہانتک کہ تمام حرم محترم کو شہیدونکے خون سے رنگین کیا اور عبداللہ بن زبیر کو بھی ۷۳ تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اوسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اوتروا کے یہودیون کی قبر مین ڈلوا دیا بعد مرنے کے اوسنے اس مرحلے کے حکومت مروانیونکی تمام عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اونکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تمت سر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ لاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفےٰ سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اونکی دونو بیٹونکو دیا کہ یہ رسالہ **سر الشہادتین** تصنیف مولانا **شاہ عبدالعزیز** دہلوی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی او ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اوس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کی فوائد صواعق محرقہ و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہی اول بار ۱۲۶۲ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفی خان نے اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبدالرحمن خان نی ۱۲۷۳ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین حافظ محمد عبدالستار خان نے ۱۲۸۰ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست انتخاب لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودہ اخبار مین زیب طبع پائی تہی خریداران شایق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا اب پانچوین بار بہ کوشش اہالیان مطبع نامی کے بسبب فرط تمنای خریداران بامر جناب الاتم صاحب مروت و کرم مشہور نزدیک و دور جناب **منشی نول کشور** صاحب ادام اللہ اقبالہ بالفرح و السرور کے ماہ اپریل ۱۸۷۶ء مطابق شہر ربیع الاول ۱۲۹۳ ہجری مین حلیہ صحت و لباس خوشخطی سے قامت زیبا طبع نے آراستگی پائی اور مطبوع طبایع اہل جہان ہوئی

Marfat.com